احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 14 مئی 2010ء

روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 14 مئی 2010ء 29 جمادی الاول 1431 ہجری 14 ہجرت 1389ھش جلد 60-95 نمبر 106

خدا نیا نام رکھے گا

بائبل کی کتاب یسعیاہ میں لکھا ہے۔
تو ایک نئے نام سے کہلایا جائے گا جو خداوند کا منہ تجھے رکھ دے گا۔ (باب 62 آیت 2)
''اور تم اپنا نام اپنے پیچھے چھوڑو گے جو میرے برگزیدوں پر لعنت کا باعث ہوگا کیونکہ خداوند یہوواہ تم کو قتل کرے گا اور اپنے بندوں کو دوسرے نام سے بلائے گا۔ (یسعیاہ باب 65 آیت:15)
اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ ایک نیا سلسلہ ایک نئے نام سے جاری کیا جائے گا اور اس نئے نام کو یہ خصوصیت حاصل ہوگی کہ وہ نیا نام اس سلسلہ کے لوگ خود نہیں رکھیں گے بلکہ خدا تعالیٰ اپنے منہ سے ان کا وہ نام تجویز کرے گا۔ یہ پیشگوئی اسلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔
﴿تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ:91﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پرچہ اخبار بدر مورخہ ۱۴/ مارچ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸/ محرم ۱۳۲۵ھ میں ایک الہام شائع ہوا تھا جو ۷/ مارچ ۱۹۰۷ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر پیشگوئی کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا اور اس کی نسبت جو تفہیم ہوئی تھی وہ بھی اسی پرچہ ۱۴/ مارچ میں درج کردی گئی تھی اور وہ الہام یہ ہے جو کہ اخبار مذکور کے صفحہ ۳ کے پہلے کالم میں درج کیا گیا ہے پچیس ۲۵ دن یا یہ کہ پچیس ۲۵ دن تک یعنی ۷/ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیسویں ۲۵ دن یا یہ کہ ۲۵ دن تک جو ۳۱/ مارچ ہوتی ہے کوئی نیا واقعہ ظاہر ہونے والا ہے اور اس الہام میں جو تفہیم ہوئی تھی وہ اسی کالم میں مندرجہ ذیل عبارت میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔

الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷/ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷/ مارچ سے پچیس ۲۵ دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ سات مارچ ۱۹۰۷ء سے ۲۵ دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷/ مارچ سے ۲۵ دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائے گا۔ اگر صرف ۲۵ دن کے لحاظ سے معنی کئے جاویں تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کی رو سے ساتویں مارچ پچیسویں دن کے شمار میں داخل ہے۔ اس صورت میں پچیس ۲۵ دن مارچ کے اکتیسویں ۳۱ دن تک پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کوئی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا۔ دیکھو پرچہ اخبار بدر ۱۴/ مارچ ۱۹۰۷ء پہلا اور دوسرا کالم۔

اس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ ٹھیک ۳۱/ مارچ ۱۹۰۷ء کو جس پر ۷/ مارچ سے ۲۵ دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اُٹھے آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو ۷۰۰ میل کے فاصلہ تک (جو اب تک معلوم ہو چکا ہے یا اس سے بھی زیادہ) جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوقِ خدا اُس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب ان کے مُنہ میں پانی ڈالا گیا تب ان کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دُھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا یہ بھی بیان ہے کہ دُم کی طرح اس کے ایک حصہ میں دُھواں تھا اور اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ وہ ایک ہولناک آگ تھی جو شمال کی طرف سے آئی اور جنوب کو گئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جنوب کی طرف سے آئی اور شمال کو گئی اور قریب ساڑھے پانچ بجے شام کے اِس وقوعہ کا وقت تھا اور بعض کا بیان ہے کہ آسمان پر مغرب کی طرف سے ایک بڑا سا انگارا نمودار ہوا اور پھر مشرق کی طرف نہایت نمایاں اور خوفناک طور پر دور تک چلا گیا اور زمین کے اس قدر قریب آجاتا تھا کہ ہر جگہ دیکھنے والوں کا یہی خیال تھا کہ اب گرا اب گرا۔ اور بڑی بڑی عمر کے آدمیوں نے یہ گواہی دی کہ اس قسم کا واقعہ مہیب اور ہولناک انہوں نے کبھی نہیں دیکھا......

ایک صاحب خدا بخش نام راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ یہ آگ کا نشان ہندوستان میں بھی دیکھا گیا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آگ برسی ہے جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ اگرچہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا صرف بعض آدمی بے ہوش ہو گئے مگر یہ آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔ اے سننے والو! ہوشیار ہو جاؤ بعد میں پچھتاؤ گے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جن کی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا کہ میں ساٹھ یا ستر اور نشان دکھلاؤں گا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کو تہ و بالا کر دیا جائے گا اور ایک ہی دَم میں لاکھوں انسان مر جائیں گے۔......... ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی۔ اور نئے نئے طور پر عذاب نازل ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ زمین مرگئی اور انسانوں نے خدا کے نشان دیکھے اور پھر ان کو قبول نہ کیا۔ وہ اُن کیڑوں سے بدتر ہو گئے جو نجاست میں ہوتے ہیں اور خدا کے وجود پر ان کا ایمان نہ رہا اس لئے خدا فرماتا ہے کہ میں ایک ہولناک تجلّی کروں گا اور خوفناک نشان دکھاؤں گا اور لاکھوں کو زمین پر سے مٹا دوں گا۔

﴿حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد 22ص517﴾

تعطیلات گرما میں وقف عارضی

حضرت خلیفة المسیح الثالث فرماتے ہیں۔
کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء)
﴿مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی﴾

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس عائشہ اکیڈمی میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر مورخہ 9 مئی 2010ء سے شروع ہوگا کلاسز کا آغاز 17 مئی سے ہوگا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی و علمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کر سکتی ہیں۔ دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے کورس کی کتابیں لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔ عمر کی حد مقرر نہیں شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ میں بھجوائیں۔
(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر منصور حسن میاں صاحب ماہر امراض جگر/شوگر اور جوڑوں کے امراض کے ماہر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل شیڈول کے مطابق مریضوں کا معائنہ کریں گے۔
15 مئی 2010ء کو دوپہر 1:30 بجے تا شام
16 مئی 2010ء کو صبح 7:30 بجے سے دوپہر تک
احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 575

تقویٰ اور ایثار کے بلند معیار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا زریں پیغام عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام:۔

عرب کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے یہ بارہا سنایا ہے۔ ایک باپ نے دیکھا کہ میرے بچے کی صحبت صحیح نہیں رہی تو اس نے پیار سے اور بڑی ہوشیاری سے آہستہ آہستہ اسے سمجھانا شروع کیا اور یہ کہ دوست بھی ایسے ہونے چاہئیں ان میں یہ یہ خوبیاں پائی جانی چاہئیں جن کے اندر یہ باتیں نہ ہوں ان کے ساتھ دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔ نقصان ہوتا ہے فائدہ نہیں ہوتا باپ بیٹے بے تکلف تھے بے تکلفی میں باپ سمجھایا کرتا بڑے اچھے طریق پر۔ ایک دن بیٹے نے باپ سے پوچھا تو پھر دوست ہوتا کس قسم کا ہے۔ عملاً مجھے بتائیں نصیحت تو آپ نے بہت کی ہے۔ اس نے کہا اچھا میں بتاتا ہوں۔ رات کے بارہ بجے بے وقت باپ نے بیٹے کو ساتھ لیا اور اپنے دوست کے گھر پہنچا دیا دستک دی۔ اس نے اندر سے آواز دی کون ہے۔ اس نے اپنے نام بتایا کہ میں ہوں کھڑا اب انتظار کرنے لگے دروازہ ہی نہیں کھل رہا تھا۔ تو کافی انتظار کے بعد بیٹے نے کہا اچھا اس قسم کے دوست ہوتے ہیں؟ دیکھ لیا آپ کا دوست بھی۔ اس نے کہا ٹھہرو دیکھو کیا ہوتا ہے کچھ اور انتظار کے بعد دوست نے دروازہ کھولا اور وہ پوری طرح ہتھیار بند تھا۔ زرہ اور خود اس نے پہنی ہوئی تلوار لٹکائی ہوئی نیزہ پکڑا ہوا تیر کمان لیا ہوا اور اشرفیوں کی تھیلیاں اس کے ہاتھ میں تھیں۔ اس نے باہر نکل کے کہا کہ اگر دشمن سے کوئی جھگڑا ہوا اور میری جان تمہیں چاہئے تو تیار ہو کر آیا ہوں آؤ چلیں اس سے لڑتے ہیں اور اگر تمہیں روپے کی ضرورت ہے تو یہ سونے کی اشرفیوں کی تھیلیاں میں لایا ہوں لے لو جتنی تمہیں چاہئیں۔

پس تم بھی ہر احمدی کی دوستی اللہ تعالیٰ سے پوری طرح قائم کرو پھر خدا کی راہ میں کسی تحریک کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف ایک آواز دینے کی ضرورت ہوگی۔ اسی طرح اپنی جان ہتھیلیوں پر رکھ کر اپنے اموال کی تھیلیاں لے کر ہر احمدی باہر نکل آئے گا اور کہے گا کہ جتنے ضرورت ہے اتنی پوری کر لو۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1969ء صفحہ 211-212)

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے نونہالان احمدیت سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں ایک نظم میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیسے انقلاب پرور الفاظ میں فرمایا:۔

گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ
سرخرو رو بروئے داور محشر جاؤ
کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہو جاؤ
طالبانِ رُخِ جاناں کو دکھاؤ دلبر
عاشقوں کیلئے تم قبلہ نما ہو جاؤ

انقلاب مصطفوی کا مقصد مردوں کو زندہ کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک فرمان مبارک جو اقوام عالم کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

’’قتل ایک بہت بڑی لعنت ہے ۔ دنیا میں جہاں بھی ہو اور میرا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں عام طور پر سب سے زیادہ قتل کھیت کے بنے پر ہوتے ہیں۔ دو مربع گز پر، ایک فٹ بھی اگر کسی نے ہل ادھر چلا دیا، ایک لکیر ہی ڈال دی ’’سیں‘‘ ڈال دی کسی نے تو اس کا سر پھاڑ دیں گے۔ تو یہ جو تمہیں خدا نے اتنی بڑی نعمت دی جس میں سر پھاڑنے کی ضرورت نہیں، مارنے کی ضرورت نہیں زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان حالات کے مطابق جماعت کو علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے مطابق سوچ کے طریق بدلنے چاہئیں اور ایک انقلاب جو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ………… کے حق میں ساری دنیا میں پیدا کر رہے ہیں اس انقلاب میں اپنے ثواب کا حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو احسان فرمایا ہے کہ ہمیں مفت کا ثواب مل جائے وہ ہم کیوں چھوڑیں۔ جو آسمانوں پر فیصلہ ہو وہ رونما ہونا تو ہے اور ہو رہا ہے ہم نے جو قربانیاں دیں اس کے مقابلہ میں نتائج اتنے عظیم نکل رہے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اور اگلے پانچ سات سال میں دنیا بالکل بدل جائے گی۔ ایک بہت بڑے عربی بولنے والے مسلمان ملک کا ایک بہت بڑا افسر جب ایک احمدی کو ملا تو اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی میں ترجمہ اس کے پاس تھا۔ کہنے لگا کہ میرے پاس سب سے قیمتی متاع یہ کتاب ہے، حضرت مسیح موعود کی اسلامی اصول کی فلاسفی اور کہنے لگا کہ اگر یہ کتاب جدہ سے چھپ جائے تو دنیا کے مسلمان اس کو آنکھوں سے لگائیں اور چُومیں لیکن یہ تعصب ہے کہ اگر ایسی عظیم کتاب مہدی کی طرف سے چھپے، جس کو تم نے پہچانا نہیں تو اس کی افادیت اس کی عظمت اس کی قدر و قیمت سے واقف ہونے کے بعد بھی اسے قبول نہ کیا جائے اور تعصب جاری رہے لیکن یہ تعصب زیادہ عرصہ تک نہیں رہتا۔ اس واسطے پتہ نہیں کل اور کیا انقلاب رونما ہو جائے لیکن یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ ہمارا انقلاب سر پھوڑنے والا انقلاب نہیں بلکہ سر جوڑنے والا انقلاب ہے اور سر جوڑنے کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور یہ پیار سے رونما ہونے والا انقلاب ہے۔ ہمارا انقلاب محمد رسول اللہ ﷺ کا انقلاب ہے اور آپؐ کے انقلاب کے متعلق قرآن کریم میں یہ کہا گیا ہے کہ محمد ﷺ کی آواز پر لبیک کہو کیونکہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے تا زندہ کرے، یہ نہیں فرمایا کہ وہ بلاتا ہے تا تمہیں قتل کرے کیونکہ (دین) قتل کرنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے ہے۔ یہ ایک ایسی زندگی ہے جس سے حسین زندگی اس دنیا میں بھی سوچی نہیں جا سکتی اور جس سے حسین زندگی کا اگلے جہاں میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا کی جنتوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ پس یہ **انقلاب جو پیار کا، جو محبت کا، جو خدمت کا، جو ہمدردی کا انقلاب ہے، جو اخوت کا انقلاب ہے، یہ انقلاب آہستہ آہستہ بپا ہو رہا ہے اور Momentum gain کر رہا ہے یعنی اس کے اندر تیزی پیدا ہو رہی ہے۔**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1977ء صفحہ 16-17)

سیدنا مسیح موعود نے ایک شعر میں اس مضمون کو سمیٹ کر کوزہ میں دریا کو بند کر دیا ہے

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

وارداتِ قلبی

گاہے گاہے دل نادان مچل جاتا ہے
لاکھ روکوں پہ وہ ہاتھوں سے نکل جاتا ہے
نیم جاں دیکھ کے کہتے ہیں سرِ بزمِ رقیب
آج جاتا ہے یہ بیمار کہ کل جاتا ہے
تیری یادوں سے ہے رونق میری تنہائی میں
وقت آئے بھی جو مشکل کا تو ٹل جاتا ہے
تنگ آ جاتا ہوں میں ہجر سے گاہے لیکن
کر گزرنے کا خیال آ کے بدل جاتا ہے
گرچہ محروم ہے دل لذتِ دیدار سے اب
ایم ٹی اے دیکھ کے وہ کچھ تو بہل جاتا ہے
غم دیا آپ نے تو صبر کی تلقین بھی کی
یاد آتی ہے نصیحت تو سنبھل جاتا ہے
اپنے آقا کی نوازش پہ ہے نازاں شبیرؔ
جس کا ہر لطف مرے شعر میں ڈھل جاتا ہے

چوھدری شبیر احمد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

7

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ

کفن مسیح کی تاریخ۔ اٹلی میں مستشرقین سے ملاقات اور لائبریری کا معائنہ

رپورٹ: محترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

19/اپریل 2010ء

(بقیہ رپورٹ)

کفن مسیح کی تاریخ

Shroud of Turin یعنی کفن مسیح Linen یعنی السی کے ریشے کا وہ کپڑا ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد اس میں لپیٹ کر ایک کمرہ نما قبر میں رکھا گیا تھا۔ یہ کپڑا اٹلی کے شہر Turin میں 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ چلا آرہا ہے۔ اس کپڑے کی لمبائی 4.42 میٹر جبکہ چوڑائی 1.13 میٹر ہے اور اس کا وزن تقریباً 2.45 کلوگرام بتایا جاتا ہے۔

مذہبی محققین کے مطابق اس رِدَاء (چادر) کو 40ء میں یروشلم سے اڈیسہ (Edessa) لایا گیا جو ترکی میں واقع ہے اور آجکل عرفہ کے نام سے ایک مشہور شہر ہے اور یروشلم سے تقریباً 400 میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ وہاں اس کو حفاظت کیلئے Keramion نامی ایک جگہ پر رکھا گیا جہاں سے یہ پانچ صدیوں بعد دوبارہ دریافت ہوا۔ اس بارہ میں دو روایات بیان کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ فارس کے بادشاہ خسرو دوم (خسرو پرویز) نے جب چھٹی صدی عیسوی کی ابتداء میں اڈیسہ پر حملہ کیا تو اس وقت یہ دریافت ہوا۔ جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ 525ء میں اڈیسہ میں تباہ کن سیلاب کی وجہ سے شہر کی فصیلیں کافی زیادہ تباہ ہوگئیں تو ان کی مرمت کے دوران یہ دریافت ہوا تھا۔ مسلمانوں نے جب ان علاقوں کو فتح کیا تو یہ چادر ان کے قبضہ میں آگئی اور عباسی خلیفہ المتقی باللہ کے زمانہ میں 331ھ تک ان کے پاس رہی۔

مشہور مسلمان مؤرخ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں لکھا ہے کہ 943ء بمطابق 331ھ میں بازنطینی بادشاہ روم Romanous Lecapenus نے عباسی خلیفہ المتقی باللہ سے درخواست کی کہ اگر وہ اَلــرُّھَــا یعنی اڈیسہ کے گرجا گھر سے حضرت مسیح علیہ السلام کی مقدس رِدَاء یا مندیل ہمیں دیدیں تو اس کے بدلہ میں وہ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے گا۔ اس پر علماء اور فقہاء نے متفقہ فیصلہ دیا کہ یہ کفن شاہ روم کو قسطنطنیہ بھیج دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(تاریخ الکامل لابن الاثیر جلد 8 ص 131)

قسطنطنیہ میں اسے تقریباً 1204ء تک مختلف اوقات میں حسب ذیل تین جگہوں پر رکھا گیا۔

1.Church of St. Marry Blachernae

2.Hegia Sopia

3.Chapel of Pharas in Boucoleon Palace

1204ء سے تقریباً 150 سال تک یہ کپڑا یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں رہا اور 1352ء کو فرانس کے شہر Lirey میں لایا گیا۔ 1452ء کو یہ متبرک کپڑا نواب Louis Savoy اوّل کو تحفۃً پیش کیا گیا اور 1578ء تک Chambery میں اسی نواب کے خاندان کی ملکیت رہا۔ اسی دوران 1532ء میں چرچ میں جہاں اس کو چاندی کے صندوق میں رکھا گیا تھا آگ لگ گئی اور صندوق کا ایک حصہ آگ کی حدت سے پگھل گیا۔ پگھلی ہوئی چاندی تہہ کئے ہوئے کفن کے ایک کونے پر گری اور کفن کو نقصان پہنچا۔ Chambery کے راہب خانہ کی ایک راہبہ Poor Clare کو اس کی مرمت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس نے جلا ہوا حصہ بڑی احتیاط سے الگ کر کے اس کی جگہ نیا کپڑا سی دیا۔ کفن پر لمبائی کے رخ اوپر سے نیچے تک ڈائمنڈ شکل کے نشان واضح طور پر نظر آتے ہیں جو اس کے جلنے کے بعد مرمت کی نشان دہی کرتے ہیں۔

St. Charles Borromeo کو جب کفن مسیح کی Chambery (فرانس) میں موجودگی کا علم ہوا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ الپس کے پہاڑی سلسلہ کو پیدل کراس کر کے اس کفن کی زیارت کیلئے جائے گا۔ St. Charles کو اس مشقت سے بچانے کیلئے 1578ء میں Emmanuel Fillberto اس کفن کو فرانس سے Turin (اٹلی) لے کر آیا تا کہ St.Charles اس متبرک کفن کی زیارت کر سکے۔ تب سے یہ کفن اٹلی کے شہر Turin میں موجود ہے اور اس کو St. John Baptist نامی کیتھڈرل میں رکھا ہوا ہے۔

ایک دوسری رائے کے مطابق 1204ء میں جب چوتھی صلیبی جنگ ہوئی تو اس وقت اسے فرانس منتقل کر دیا گیا جہاں یہ 1578ء تک رہا۔ اس عرصہ کے دوران 3 اور 4 دسمبر 1532ء کی درمیانی شب اچانک اس جگہ آگ لگ گئی جس سے اس کا کنارا کچھ جل گیا۔ 1535ء میں جنگ کے سبب اسے پہلے Nice اور پھر Vercellie میں بغرض حفاظت منتقل کیا گیا۔ جہاں سے یہ 1561ء کو دوبارہ Chambery فرانس واپس لایا گیا۔ 1578ء کو میلان کے آرک بشپ Charles Borromeo کی خواہش پر اس کو زیارت کی غرض سے Turin بھیج دیا گیا۔ پھر یکم جون 1694ء کو مستقل طور پر اٹلی کے شہر Turin کے ایک گرجے میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں یہ 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ ہے۔ اس کفن پر چار قسم کے نشان نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک کپڑے پر آگ کے نشانات ہیں۔ دوسرے کفن پر دو متوازی لکیریں دکھائی دیتی ہیں جن پر تقریباً 29 تکونے سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ نشان پگھلی ہوئی دھات کے ہیں جو 1532ء میں لگنے والی آگ کے نتیجہ میں کفن پر لگے۔ تیسرے اس پر پانی کے نشان ہیں جو 1532ء میں لگی آگ کو بجھانے میں استعمال کیا گیا۔ چوتھے کفن کے درمیان میں انسانی جسم کے نشانات دکھائی دیتے ہیں جو جسم کے دونوں طرف کی تصاویر پر مشتمل ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کفن میں لپٹا ہوا وجود لمبے رخ پر لیٹا ہوا ہے جبکہ شبیہ مبارک پر بکھرے ہوئے رنگوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ لیٹے ہوئے وجود کو سخت تکلیف سے نجات ملی ہے۔ اس تکلیف کے اثرات ماتھے، ناک، ٹھوڑی اور سینہ پر بڑے گہرے دکھائی دیتے ہیں۔ کفن میں لپٹا ہوا وجود 170 سینٹی میٹر (پانچ فٹ اور سات انچ) لمبا ہے۔ خون کے نشان خاص طور پر ماتھے اور گردن کی پچھلی جانب، بازو، پاؤں اور سینہ کے دائیں جانب نمایاں ہیں۔ ان اعضاء پر خون کے نشان باقی جسم پر لگے نشانوں سے مختلف ہیں۔ یہ سرخ رنگ کے اور سیدھے ہیں۔ ان نشانوں کے کنارے پھیکے نہیں پڑے بلکہ بڑے واضح ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہتے ہوئے خون کے نشان ہیں جو کفن پر لگا ہوا ہے۔

بہرحال اس وقت سے اس کفن کو عام طور پر ہر 33 سال کے بعد دکھایا جاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری نہیں۔ اس کے دکھانے کا زمانہ مختلف وقتوں میں تبدیل بھی ہوتا رہا ہے۔ اب تک اس کی 9 دفعہ نمائش لگ چکی ہے اور یہ دسویں نمائش ہے جو آجکل جاری ہے۔ 1898ء میں جب اس کی نمائش ہوئی تو ایک ماہر فوٹو گرافر Secondopia نے اس کی تصویر لی تو اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تصویر میں کچھ انسانی نقوش ظاہر ہوئے ہیں جو کہ مثبت نقوش ہیں۔ جبکہ تصویر میں ہمیشہ منفی نقوش ظاہر ہوتے ہیں۔ اس بھید نے لوگوں کا شوق بڑھا دیا کہ وہ اس شبیہی نقوش کو دیکھیں۔ لہٰذا 1931ء کو جب اطالوی حکمران کے ولی عہد Umberto کی شادی ہوئی تو اس وقت اس کی نمائش کی گئی اور انتظامیہ کمیٹی نے کارڈینل فوساطی (Fossati) کے ماتحت ایک نہایت ہی تجربہ کار فوٹو گرافر جوزپے انری (Giuseppe Enrie) کا انتخاب کیا جس نے مئی 1931ء کو تقریباً بیس ہزار کینڈل پاور کے بلبوں کی مدد سے اس کی تصاویر کھینچیں تو حیرت انگیز طور پر نقوش اور بھی واضح شکل میں ظاہر ہوئے۔ پھر ان تصاویر پر چھ ماہرین نے تحقیق کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس کفن پر ظاہر ہونے والی شبیہ نہ تو کوئی پینٹنگ ہے اور نہ ہی اس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل ہے۔ کمپیوٹر کی جدید 3D تحقیق سے بھی یہی بات سامنے آئی ہے کہ کفن پر ابھرنے والی تصویر پینٹ یا عام تصویر نہیں ہے اور یہ امر بھی اس تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر خون کے جو دھبے ہیں وہ بہتے ہوئے انسانی خون کے دھبے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس میں لپٹا ہوا انسان لازماً زندہ تھا۔ اس کفن کے Polan پر تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کا کپڑا فلسطین اور مڈل ایسٹ کے علاقوں سے آیا تھا۔

اس تحقیق نے عیسائی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کیونکہ یہ ان کے اعتقادات پر ایک کاری ضرب تھی جنہیں وہ گزشتہ 2000 سال سے مانتے چلے آرہے تھے۔ اس پر چرچ تو خاموش ہوگیا مگر دنیا اس راز کو معلوم کرنے کی جستجو میں لگ گئی۔ لہٰذا 16، 17، 18 جون 1969ء کو دوبارہ اس کی ایک رنگین تصویر اتاری گئی۔ پھر 23 نومبر 1973ء کو پہلی دفعہ اس کی ٹی وی پر نمائش کی گئی۔ اس کفن کے Turin میں آئے ہوئے 400 سال مکمل ہونے پر 26/اگست سے 18/اگست 1978ء کے عرصہ کے دوران اس کی نمائش کی گئی۔ 1988ء میں اس کفن کی عمر کا پتہ لگانے کیلئے نمونے لئے گئے۔ 24/فروری 1993ء میں کفن کو عارضی طور پر Turin میں چرچ کے انتہائی محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا تا Guarini چرچ کی مرمت کی جا سکے۔ 11 اور 12/اپریل 1997ء میں جبکہ چرچ کی مرمتیں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں تو چرچ میں آگ بھڑک اٹھی۔ کفن کو فائر بریگیڈ والوں نے بچالیا۔ 14/اپریل کو کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا تو کفن کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔ 1998ء میں کفن کی تصویر کھنچنے کی سوسالہ تقریب منعقد کی گئی تو اس کی نمائش ہوئی۔ پھر 12/اگست تا 22/اکتوبر 2000ء کو Pope John Paul دوئم نے فیصلہ کیا کہ عیسائیت کی گولڈن جوبلی منائی جائے۔ اس موقعہ پر بھی کفن مسیح کی نمائش لگائی گئی۔ بعدازاں جون تا 23/جولائی 2002ء کو کفن مسیح کے مرمت شدہ پرانے کپڑے کو اتار کر ہالینڈ کے نئے کپڑے سے اس کی پیوندکاری کی گئی اور آجکل 10/اپریل سے 23 مئی 2010ء تک اس کفن کو پھر نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔ اور پوپ بینیڈیکٹ (xvi) نے بھی 2/مئی 2010ء کو اس نمائش میں شرکت کی ہے۔

کیتھولک چرچ کی پوری کوشش ہے کہ جو بھی تحقیق کی جائے اس کا نتیجہ ان کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے اس لئے ہر ہونے والی تحقیق کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ اس کو اصلی ماننے کیلئے بھی آمادہ نہیں اور دوسری طرف اس کو مقدس سمجھتے ہوئے سنبھالا بھی ہوا ہے اور اس کی باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے اور اس کی زیارت کیلئے دور دور سے آنے والے لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ کاربن 14 کے ذریعہ جو اس کا تجزیہ کیا گیا اس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یہ کپڑا 1260 سے 1390 عیسوی کے درمیانی عرصہ کا ہے اس سے زیادہ پرانا نہیں ہوسکتا۔ لیکن دو سال قبل سوئٹزرلینڈ کی مشہور اخبار Minuten 20 میں اس کفن کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ Carbon Dating کیلئے اس کفن میں سے کپڑے کا جو حصہ لیا گیا تھا وہ اس حصہ میں سے تھا جس کو جلنے کے بعد مرمت کیا گیا تھا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ اصل کپڑے کا تجزیہ کرنے کے بعد اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کپڑا دو سے تین ہزار سال پرانا ہوسکتا ہے۔

اس کفن پر بہتے ہوئے خون کے دھبے تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جب آپ کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ زندہ تھے۔ بہرحال آجکل جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی اس کپڑے پر ''واقعہ صلیب سیل'' کے تحت تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

کفن مسیح کی زیارت ہمیں ایک اور مقدس کپڑے کی زیارت کی یاد بھی دلاتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک ذوقی نکتہ ہے لیکن کسی قدر ازدیادِ ایمان کا موقعہ بھی فراہم کرتا ہے۔ میری مراد چولہ بابا نانک صاحب کی زیارت سے ہے جس کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود آج سے ایک سو سال سے زائد عرصہ پہلے 30 ستمبر 1895ء کو اپنے دس خدام کے ہمراہ ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور چولہ صاحب کی زیارت فرمائی۔ تصرف الٰہی اس میں یہ ہے کہ وہ دن بھی سوموار کا دن تھا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود کی نیابت میں جس دن کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے تو یہ بھی سوموار کا ہی دن تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے میرے پیارے حضور کو حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایک مستشرق سے ملاقات

Duomo سے نکل کر Monsignor Ghiberti نے حضور انور کو میٹنگ کی دعوت دی اور کہا کہ میٹنگ روم کافی بڑا ہے سارے دوست ساتھ آسکتے ہیں۔ اس میٹنگ میں Monsignor Ghiberti کے ساتھ چرچ کے اسلامی علوم کے ایک ماہر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri بھی موجود تھے۔ میٹنگ کے شروع میں انہوں نے حضور انور سے پوچھا کہ آپ کو کیسے مخاطب کیا جائے تو حضور نے فرمایا کہ آپ جیسے مناسب سمجھیں مخاطب کر سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے صدر صاحب جماعت اٹلی سے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے مخاطب کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ہم ''حضور'' کہہ کر مخاطب کرتے ہیں جس کا مطلب His Holiness یا اٹالین میں Sua a Santit ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اسی Title سے حضور کو مخاطب کریں گے۔ اس کے بعد جناب Ghiberti صاحب نے کہا کہ آپ سے یہاں مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ کمرہ اگرچہ سادہ سا ہے لیکن خدا کے کلام پر غور کرنے اور اس کی باتیں کرنے کیلئے اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔ خدا کی عبادت کرنے والے بہت سے لوگ ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ Dialogue کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کچھ سوال پوچھے جو کیسٹ سے سن کر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:۔

جناب Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ وہ کیا خاص بات تھی جس کی وجہ سے آپ کفن مسیح دیکھنے آئے؟

جواباً حضور نے فرمایا کہ پہلے تو ہمیں نہیں پتہ تھا کہ کفن مسیح کی نمائش لگی ہے۔ یہ تو اتفاقاً میرا پروگرام بنا اور پھر جماعت سے ہمیں پتہ لگا کہ کفن مسیح کی نمائش (انہیں ایام میں) ہو رہی ہے۔ ہم اس فرقہ سے ہیں جن کا یہ یقین ہے کہ یہ کفن مسیح جو ہے حقیقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا تھا۔ لیکن ہمارا نظریہ مختلف ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے برگزیدہ نبی تھے اور جب یہود نے ان کو صلیب پر چڑھایا تو صلیب چونکہ یہودی تعلیم کے مطابق ایک ایسی چیز تھی جو ایک نبی کے لئے مناسب نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیب سے بچا لیا اور ہمارے جو بانی جماعت احمدیہ ہیں، ان کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود مانتے ہیں، انہوں نے یہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت مسیح کا علاج کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تھی۔ اس لئے ہمیں اس کو دیکھنے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔

اس لحاظ سے یہ بڑا متبرک کپڑا ہے لیکن ہمارے نظریہ کے مطابق یہ ان کی موت کا ثبوت نہیں بلکہ ان کی زندگی کا ثبوت ہے۔ بہرحال ہم بھی اس کو اسی طرح متبرک سمجھتے ہیں لیکن نظریہ میں اختلاف ہے۔

اس موقعہ پر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے سوال کیا کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰ پھر کشمیر میں گئے؟

حضور نے فرمایا کہ جی اور پہلی دفعہ اس بات کو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت بانی جماعت احمدیہ نے Disclose کیا تھا۔ اس کے بعد باقی تحقیق ہوئی ہے۔ انہوں نے (1899ء میں) ایک کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' لکھی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ سب کچھ بتایا تھا۔

انہیں پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا بانی جماعت احمدیہ سے کیا رشتہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ رشتہ تو میرا پڑپوتے (Grandson) کا ہے لیکن اس رشتہ کا اس خلافت سے تعلق نہیں ہے۔ خلافت کے انتخاب کیلئے ہمارا Electroral College کا تعین ہوتا ہے۔ جس طرح پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ بالکل In camera۔ اس لئے 2003ء میں جب ہمارے چوتھے خلیفہ نے وفات پائی تو جو ساری دنیا کے بعض خاص لوگوں میں سے Electroral College تھا انہوں نے ایک بند کمرہ میں بلکہ بیت الذکر کے اندر انتخاب کیا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ پہلی دفعہ میرا یہاں آنا ہوا اور اس عرصہ میں شراؤڈ کی نمائش بھی لگی ہوئی ہے جو میں نے سنا ہے کہ ہر پچیس سال بعد ہوتی ہے۔ اس دفعہ دس سال بعد کی۔ تو بہرحال اس چیز کو دیکھنے کا بہت شوق تھا اور اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے تو میں نے کہا کہ ضرور دیکھنا ہے۔

یہاں پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ نمائش کا کوئی فکس ٹائم نہیں۔ کبھی زیادہ ہو جاتا ہے کبھی بہت کم۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اب کتنی جلد دوبارہ نمائش ہونی ہے یا کچھ سال لگیں گے؟ پوپ کے آرڈر پر Depend کرتا ہے یا کوئی اور کرتا ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پہلے یہ 1889, 1931, 1933, 1978, 1998, 2000ء کے سالوں میں دکھایا گیا اور اب 2010ء میں دکھایا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کبھی دو سال بعد کبھی تیس سال بعد۔ تو بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا کہ اس کفن کو میں نے بھی دیکھ لیا ہے جو کہ میرا نہیں خیال کہ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ نے پہلے دیکھا ہو۔

Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ آپ کے کیا جذبات ہیں جب آپ نے کفن مسیح کو دیکھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دیکھیں ایک تو دو ہزار سال پرانی کسی نبی کی ایک شبیہ ہے اور کسی نبی کی آپ کو اصل شبیہ نظر نہیں آئے گی۔ لیکن اس Impression سے ایک چہرے کے Expression اور Features اگر غور سے آدمی دیکھے تو نظر آجاتے ہیں تو آدمی بڑا محسوس کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک خاص بندے کی تصویر دیکھی ہے جو 2010 سال پہلے پیدا ہوا اور جو حقیقت کی تصویر ہے۔ لوگوں کے بنائے ہوئے تصورات نہیں ہیں۔

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ گو ہم آپ کے عقیدہ سے اتفاق نہیں رکھتے کہ وہ نبی تھے لیکن ان کو Suffering ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت زیادہ Suffering ہوئی تھی۔ اور ہم یہی کہتے ہیں کہ ان کو Suffering ہوئی تھی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا Reward دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسرائیل کے جو Lost Tribes تھے (ان کی طرف) کشمیر میں بھیجا۔ جہاں جہاں بھی وہ گئے ہوئے تھے ان سب کو اکٹھا کیا۔ تبلیغ کی تو دنیا میں عیسائیت پھیلی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بڑھاؤں گا۔ ان کو عزت دوں گا۔ دنیاوی لحاظ سے ان کو مالا مال کروں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے پورا کیا تو اس Suffering کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جو عیسائیت دنیا میں ہے، وہ دنیاوی لحاظ سے بہت اونچے مقام پر پہنچی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو Suffering تو ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دیتا ہے بلکہ نوازتا ہے۔ تو عیسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا۔ اس کے مطابق نوازا۔ اب یہ لوگ (حضور انور نے ان دونوں احباب اور اس بلڈنگ جس میں تشریف فرما تھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) جو اس مقام پر بیٹھے ہیں اور یہ ساری چیزیں اور دنیا میں عیسائیت کی جو بہت زیادہ تعداد ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت جو یہ مقام ملا ہوا ہے یہ اسی Suffering کا نتیجہ ہی ہے۔ یہی Suffering جس کے نتیجہ میں ان کو بہت کچھ ملا، ان سے تقاضا کرتی ہے کہ یہ سارے عیسائی حضرت عیسیٰ کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والے عیسائی ہوں اور انہیں (دونوں احباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا) چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر رکھا ہوا ہے، جہاں سے صحیح تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری ہے تو میری دعا ہے کہ اللہ کرے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکیں۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور انور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) اس Suffering کا نتیجہ ہے جو ان کو یہ مقام ملا یعنی حضرت عیسیٰ کی تعلیم کے یہ علمبردار ہیں۔ اللہ ان کو یہ توفیق دے کہ حضرت عیسیٰ کی جو حقیقی تعلیم تھی اس کو دنیا میں پھیلانے کا حق ادا کرسکیں۔

یہ Suffering ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو آتی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جن کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود و مہدی معہود مانتے ہیں انہوں نے بھی برداشت کی اور آگے ان کی جماعت آج تک برداشت کر رہی ہے اور ہماری جماعت کی ترقی اسی Suffering کا نتیجہ ہے۔

اس کے بعد مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی دوسرے مذہبوں کے ساتھ کافی تعلق رکھنے والی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں اور مذہب کے معاملہ میں خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ کوئی جبر نہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ نے سامنے کر کے رکھ دی ہے، جو چاہے مانے، جو چاہے نہ

مانے۔ کیونکہ دلوں کو پھیرنا یا دلوں کو کسی خاص کام کیلئے مائل کرنا یہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کسی کے اوپر زبردستی نہیں کی جاسکتی۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) مذہب کے معاملہ میں قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت میں بھیجتا ہوں جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام لانے والے ہوتے ہیں ان کا کام پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی سے اس بات پر ناراض ہونا کہ یہ کیوں نہیں مانتا، یہ غلط طریقہ ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسانیت کی بھی کچھ قدریں ہیں۔ Values ہیں۔ ان کیلئے پیدا کیا ہے۔ علاوہ مذہب کے ان قدروں کو بھی جاننا اور پہچاننا ضروری ہے۔ اگر مذہب کی بنیاد پر آپس میں لڑتے رہیں اور ایک دوسرے کا احترام نہ کریں تو انسانی قدریں گر سکتی ہیں۔ یہ دنیا جو آجکل بدامنی کا شکار ہے، ہم کہتے ہیں کہ تمام مذہب جمع ہو کر دنیا میں امن کو قائم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب والے کو یہ تعلیم دی ہے کہ تم اس کا پیغام پہنچاؤ۔ خدا تعالیٰ کا پیغام کبھی بدامنی والا نہیں ہوسکتا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، ہارون، بے شمار نبیوں میں سے چند نبیوں کے نام آئے ہیں۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت قائم کرنے کیلئے اپنے پاک لوگ بھیجے اور پھر یہ تعلیم دی کہ ہر ایک کی عزت کرنی ہے اور ہم ہر آنے والے نبی کی عزت کرتے ہیں اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ہر ایک سے مل بیٹھ کر ایک انسانیت کی بنیاد پر بات کرتے ہیں۔ ہم تو خود ایسے سمپوزیم Arrange کرتے ہیں۔ جس میں ہر مذہب والا آکے اپنے مذہب کی بات بتائے تو اس طرح مذاہب میں ایک یکجہتی، امن اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوسکتی ہے۔

انہوں نے پھر سوال کیا کہ انگلینڈ میں ایسے سمپوزیم ہوتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ انگلینڈ میں بھی اور جو بیس پچیس بڑے ممالک ہیں ان مختلف ممالک میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے ہم ہر ملک میں مختلف وقتوں میں کرتے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی ہوتے ہیں، جرمنی میں بھی، کینیڈا میں بھی، امریکہ میں بھی اور افریقہ کے بہت سارے ممالک میں بھی ہوتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مذہب کا آدمی حضرت آدم کی اولاد میں سے ہے اور آدم کی اولاد کی بڑی عزت کرنی چاہئے کیونکہ ایک دفعہ جنت سے نکالا گیا تو اس میں سے اسے دوبارہ نکل کر دوزخ میں نہیں پڑنا چاہئے۔

مذہبی مدرسے کی لائبریری کی سیر

Monsignor Ghiberti اور مستشرق Don Tino Negri نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے مذہبی مدرسے کی لائبریری دکھانے کیلئے لے گئے۔

لائبریری پہنچنے پر Monsignor Ghiberti نے کہا کہ یہ پہلی بڑی لائبریری ہے جو اس علاقے میں ہے۔ پھر اس نے اٹلی زبان کے لفظ Chau(Ciao) کے بارہ میں حضور انور کے نواسہ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے بتایا کہ اس کا مطلب Hello اور Good bye ہے۔ پھر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ اس لفظ کا مطلب ''غلام'' ہے اور کہنے والا اپنے مخاطب کے سامنے یہ لفظ کہہ کر عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ بائبل کا کتنا پرانا نسخہ آپ کے پاس موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ 1491ء کا نسخہ ہمارے پاس ہے۔

پھر حضور نے پوچھا کہ عہد نامہ قدیم اور جدید کو آپ نے اکٹھا رکھا ہوا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ دونوں عہد نامے اکٹھے ہیں۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ رومن کیتھولک لوگ Old Testament اور New Testament دونوں پڑھتے ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم دونوں پڑھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ Venice کی سیر کے دوران ایک صاحب ملے تھے جو کہہ رہے تھے کہ وہ رومن کیتھولک ہیں اور صرف New Testament پڑھتے ہیں اور مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی تھی۔ بہت اچھی لائبریری ہے۔ کیا آپ کی لائبریری میں قرآن مجید کا کوئی نسخہ موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ صرف ایک ترجمہ ہے لیکن اس میں عربی عبارت نہیں ہے۔

اس موقعہ پر عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ بائبل کی اصل زبان کیا تھی؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پرانے عہدنامہ کی زبان یونانی، آرامی اور عبرانی تھی جبکہ نیا عہدنامہ یونانی زبان میں تھا۔

اس پر حضور نے انہیں بتایا کہ ان کا نواسہ لاطینی زبان سیکھ رہا ہے تو Monsignor Ghiberti کہنے لگے کہ میں نے بھی لاطینی سیکھی تھی اور ہماری زبان اٹالین بھی لاطینی زبان کے کافی قریب ہے۔

عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے کہا کہ ساری یورپی زبانیں ہی لاطینی سے نکلی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم آپ کو قرآن کریم کی عربی عبارت انگریزی ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ اور عربی عبارت عربی تفسیر کے ساتھ بطور تحفہ دیں تو کیا آپ ان کو لائبریری میں رکھیں گے؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ ہاں ضرور۔ یہ تو ہمارے لئے بہت خوشی اور اعزاز کی بات ہوگی۔ کس کی تفسیر ہے؟

حضور نے بتایا کہ ہمارے دوسرے خلیفہ کی۔

اس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر اور اسی طرح تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ پر مشتمل جلدیں یہاں رکھوانے کا جلد از جلد انتظام کریں۔

اس موقعہ پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ 1547ء میں پہلا قرآن جس کی چھپوائی ہوئی وہ Venice میں ہے۔

تب حضور نے فرمایا کہ بہت خوشی ہوئی مل کر اور شکریہ کہ آپ نے وقت دیا اور کفن مسیح بھی دکھایا۔

حضور نے مستشرق Don Tino Negri سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا کہ آپ نے (دین حق) کو Study کیا ہے۔ کہاں سے ڈگری حاصل کی تھی؟

انہوں نے جواباً اٹلی کی کسی یونیورسٹی کا نام لیا اور یہ بھی بتایا کہ انہیں عربی بھی آتی ہے۔

دونوں احباب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت سے باہر تشریف لے آئے اور پھر ایک نزدیکی علاقہ میں کچھ دیر پھرے۔ یہاں حضور انور نے محترم عبداللہ سپرا صاحب آف جرمنی کو اپنی طرف بلایا اور پنجابی میں ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ آج کفن مسیح دیکھا ہے تو عبداللہ صاحب بے ساختہ بولے کہ جی ہاں۔

اس موقع پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور انور کو بتایا کہ Turin شہر میں اگلے ماہ ایک International Book Fair منعقد ہوگا اور اس میں جماعت احمدیہ اٹلی بھی حصہ لے گی تو حضور نے فرمایا کہ کتابوں کا سٹاک اکٹھا کریں اور اس معاملہ میں کنجوسی نہ کریں۔ پھر حضور انور نے دریافت کہ آپ کے پاس اٹالین میں اتنی کتب ہیں کہ بک فیئر میں حصہ لے سکیں۔ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ بعض فولڈرز اور بروشرز ترجمہ کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اپنے لوگوں کی ضروریات تو پوری کریں۔ لائبریری بنائیں۔ اردو بولنے والوں کیلئے قادیان سے کتب منگوائیں۔ روحانی خزائن کے 100 سیٹ منگوائیں۔ یہ لنڈن سے بھی مل جائیں گی۔ اس کے بعد جب حضور انور نے محترم داؤد صاحب کو اسی جگہ گاڑیاں منگوانے کا ارشاد فرمایا تو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فوراً آگے بڑھے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کے پروگرام کا انچارج کون ہے؟ جب بتایا گیا کہ داؤد صاحب ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ جس کو مقرر کیا گیا ہو وہی انتظام کرے۔ اگر دوسرے اس میں دخل اندازی شروع کر دیں تو بدنظمی پیدا ہوتا ہے اور اس سے Panic پھیلتا ہے۔ تحمل سے کام کرنا چاہیے۔ Team work ہونا چاہیے۔ جو کسی ڈیوٹی پر مقرر ہو اس کو کام کروانا چاہیے اور اسی کو پابند کیا جائے کہ وہ کام کروائے ورنہ خرابی کی صورت میں پھر الزام تراشی شروع ہو جاتی ہے کہ فلاں کی غلطی سے یہ کام خراب ہوا۔

جب گاڑیاں وہاں آگئیں اور پولیس اسکارٹ بھی پہنچ گیا تو محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور کو بتایا کہ یہاں Turin کی پولیس نے Internet کے ذریعہ جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور انھیں جماعت کے حضرت عیسیٰؑ کے حوالے سے عقائد کا علم ہے۔ اس طرح ہم San Pietro in Casale کی پولیس سے بھی ملے تھے اس نے بھی جماعت کے بارے میں کافی ریسرچ کی ہوئی تھی۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا کہ میرا UK والا خطاب جو میں نے 20 / مارچ کو کیا تھا اس کو ترجمہ کروائیں اور زیر رابطہ افسروں اور اداروں کو بھی دیں اور بک فیئر میں بھی اسے رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیٹھ کر کچھ باتیں کرنے کا ارادہ تھا لیکن وقت ہی نہ مل سکا۔ اس کے بعد حضور انور نے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو دعوت الی اللہ اور تربیتی امور سے متعلق بعض ہدایات سے نوازا۔

یہاں یو کے سے آئے ہوئے ایک انگریز جوڑے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے بخوشی ان کو اجازت دے دی اس کے بعد حضور گاڑیوں کی طرف تشریف لے گئے اور گاڑیاں پولیس اسکارٹ کے ساتھ ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئیں۔ اس سفر کے دوران بوقت ضرورت پولیس نے سائرن بھی بجایا اور سرخ بتی پر رکے بغیر قافلہ کو ہوٹل پہنچایا۔

کفن مسیح کی نمائش کی وجہ سے اس کی انتظامیہ اگرچہ بہت مصروف ہے اور ایک اندازہ کے مطابق ہر پندرہ منٹ کے دوران 800 لوگ کفن مسیح کی زیارت کرتے ہیں لیکن پھر بھی حضور انور کے visit کے بعد وہاں پر Protocol کی انچارج خاتون Mariella Gamba کے ساتھ جب رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا

کہ حضور انور کا کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لانا اور بعد میں عیسائی پادریوں سے ملاقات کرنا ہم سب کیلئے ایک نہایت ہی خوبصورت تجربہ تھا اور یہ ہم سب کیلئے ایک اعزاز کی بات تھی۔

نیز کہا کہ میں Monsignor Giuseppe Ghiberti اور Don Tino Negri کو اچھی طرح جانتی ہوں اور میں یقین سے کہتی ہوں کہ حضور کے ساتھ میٹنگ کے دوران ان دونوں کے چہروں پر بہت خوشی کے تاثرات تھے اور یہ میٹنگ اور حضور انور کی باتیں اور حضور انور کا انداز ان کیلئے ایک Pleasant surprise ثابت ہوا۔

شام کے وقت مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ کی سمت کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کمرہ جس میں ہم نے نماز پڑھی ہے رہائش والے کمرے کے Paralel نہیں ہے؟ بتایا گیا کہ Paralel ہے تو فرمایا کہ میں نے کمرے میں قبلہ چیک کیا تھا وہ تھوڑا کونے میں تھا۔ کیا یہاں قبلہ چیک نہیں کیا تھا؟ محترم مربی صاحب نے عرض کیا کہ چیک تو کیا تھا لیکن چونکہ اس ہال میں Metal بہت زیادہ ہے اس لئے کمپاس نے صحیح طرح کام نہیں کیا۔ اس پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ پھر اس کو صحرا میں استعمال کیا کریں۔

عرب احمدیوں سے گفتگو

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Asti اور Turin میں رہائش رکھنے والے عرب احمدیوں سے چند منٹ گفتگو فرمائی۔ ہوٹل میں جس جگہ نمازوں کا انتظام تھا اس کے نزدیک ہی کچھ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ حضور انور ان میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہو کر ان عرب دوستوں سے باری باری مخاطب ہوئے۔ ایک عرب دوست جن کی پہلے ملاقات نہیں ہوئی تھی ان سے حضور انور نے پوچھا کہ کب احمدی ہوئے اور کیوں بیعت کی؟ تو انہوں نے بتایا کہ MTA کے ذریعہ سے احمدی ہوا تھا۔ پھر حضور انور نے ان سے شادی کے بارہ میں پوچھا اور نفی میں جواب ملنے پر حضور انور نے انہیں شادی کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ احمدیت کو کتنا سمجھتے ہو؟ اس نے بتایا کہ عقائد اور مسائل کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے لیکن نظام کے بارے میں بھی علم ہونا چاہیے۔ محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ یہاں آتے رہتے ہیں ان کو نظام کے بارے میں بتائیں اور مجھ سے بھی پوچھ لیں کہ ان کو کیا بتانا ہے، میں آپ کی راہنمائی کردوں گا۔

ایک دوست نے حضور سے انگوٹھی مانگی تو حضور نے فوراً انگوٹھیاں منگوائیں اور ایک انگوٹھی دعائیں کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی انگوٹھی کے ساتھ متبرک کر کے ان کو دی اور فرمایا کہ پتلا ہونے کا فائدہ ہے کہ انگوٹھی آ گئی ہے۔ بڑی بڑی میں ساری دے چکا ہوں۔ اس عرب دوست نے کہا کہ اس کی ماں بھی احمدی ہونا چاہتی ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ بیعت فارم پر کروائیں۔ شرائط بیعت سنائیں۔ عورتوں کے ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں ہوتی۔ بس فارم پر کروانا کافی ہے۔ وہاں موجود دوسرے عرب دوست کو دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ کے پاس پہلے ہی دو انگوٹھیاں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ جی حضور! واقعی میں آپ سے دو بار ملاقات کر چکا ہوں اور دو انگوٹھیاں مجھے مل چکی ہیں۔

اٹلی میں غانین احمدیوں کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں سے زیادہ کا تعلق غانا کے اس ریجن سے ہے جہاں لوگوں کو احمدیت کا زیادہ پتہ نہیں۔ بتایا گیا کہ یہ غانین دوست غانین زبان میں ترجمہ کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ تبشیر کے ذریعہ میرے خطبہ کا ترجمہ غانا سے منگوا لیا کریں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ جلسوں پر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا کھانا بھی الگ ہونا چاہیے۔ فرمایا ان کا کھانا کیا ہے موٹے چاول اور مچھلی۔ یہ تو ان کے ہی ذمہ لگا دیا کریں کہ وہ خود ہی پکائیں۔

مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی موسلا دھار بارش

43ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء کے تیسرے سیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد ایم۔ ٹی۔ اے پر ایک نہایت ایمان افروز اور دلچسپ مجلس مذاکرہ (ٹاک شو) منعقد ہوئی۔ جس میں کمپیرنگ کے فرائض ایم۔ ٹی۔ اے کے چیئرمین سید نصیر احمد شاہ صاحب ادا کر رہے تھے اور شرکائے مجلس میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ، محترم سید محمود احمد ناصر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور محترم مولانا برہان احمد ظفر صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان شامل تھے۔ جماعت احمدیہ کے یہ سب بزرگ عمائدین خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کا والہانہ انداز میں ذکر کر رہے تھے کہ شروع میں کس قدر مالی سختی اور تنگی کے ایام تھے۔

میرے بچپن کے کچھ ابتدائی سال حلقہ بیت مبارک قادیان میں گزرے ہیں اور مجھے یاد ہے کہ قادیان کے ’’دارالشیوخ‘‘ میں مقیم طلبا اور مساکین کے لئے گھر گھر سے ایک ایک مٹھی آٹا اکٹھا کر کے ان کے لئے روٹی پکتی تھی۔ دارالشیوخ کے نام سے مجھے ایک ذاتی بات یاد آ گئی ہے۔ میری سب سے بڑی نسبتی ہمشیرہ اہلیہ مسعود احمد علوی صاحبہ مرحومہ (کراچی) بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ہمارے دارالرحمت وسطی ربوہ میں واقع گھر ’’خالد منزل‘‘ کو بھی ’’دارالشیوخ‘‘ کہا کرتی تھیں۔ ایک لحاظ سے ان کی یہ بات ٹھیک تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں والد صاحب سمیت سات شیخ اس گھر میں رہا کرتے تھے۔

اس مجلس میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب نے بتایا کہ مالی مشکلات کی وجہ سے انجمن کے کارکنوں کو چھ چھ ماہ تک الاؤنس نہیں ملا کرتا تھا اور ان کے والد صاحب قادیان کے دکانداروں کے نام چٹیں لکھ کر دیتے کہ کارکنوں کو ادھار آٹا اور دیگر سامان خورونوش دے دیا جائے اس طرح تنگی ترشی میں فقر و فاقہ کی زندگی بسر ہوتی تھی۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے ضمن میں مزید تحریر کرتا ہوں کہ بعض اوقات حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے کھانے کے لئے لنگر کی انتظامیہ کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ حضرت میر صاحب تانگہ منگواتے اور بعض اور بزرگوں کو لے کر قادیان کے صاحب ثروت لوگوں کے دروازے پر سوالی بن کر دستک دیتے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمان بھوکے ہیں اور ان کے کھانے کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور اس طرح چندہ اکٹھا کر کے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا جاتا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی وسعت اور دنیا بھر میں جاری منصوبوں کی یہ کیفیت ہے اور بے شمار چندوں کے علاوہ جماعت احمدیہ عالمگیر نے خلافت جوبلی فنڈ میں 25 لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ جن کی مالیت پاکستانی کرنسی میں 32-33 کروڑ روپیہ بنتی ہے۔

آج سے 20-22 سال قبل ایک پاکستانی مخلص احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک کرڑ روپیہ کی خطیر رقم بطور نذرانہ پیش کی۔ اس درخواست کے ساتھ کہ ان کے نام کو اخفا میں رکھا جائے۔ ہم پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا شمار نہیں ہے اور دوسری طرف ہمیں کشکول پکڑوانے کا دعویٰ کرنے والے کے ورثا آج ساری دنیا میں بھیک مانگ رہے ہیں۔ اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔

قادیان میں صرف دو کاریں ہوا کرتی تھیں۔ ایک حضرت مصلح موعود کی اور دوسری حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب ایم۔ اے کی اور آج یہ عالم ہے۔ کہ جب میں بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جمعہ کی نماز یا عید کی نماز پڑھنے جاتا ہوں تو سینکڑوں کاریں چاروں طرف پارک ہوتی ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب نے بتایا کہ جب حضرت مصلح موعود نے حضرت خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کو ناظر مال قادیان مقرر فرمایا۔ تو انہوں نے انتہائی جاں فشانی اور اَن تھک محنت سے جماعت کے مالی نظام کو منظّم کیا۔ پھر دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ احمدیوں کو فوج میں نوکریاں اور دیگر ملازمتیں ملنا شروع ہو گئیں۔ جب لوگوں کے پاس پیسہ آیا۔ تو چندوں کی وصولی میں بہتری آنا شروع ہو گئی۔ جب کارکنوں کو چھ ماہ کی بجائے ماہ بماہ الاؤنس ملنا شروع ہو گیا۔ تو حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے فرمایا۔ ’’جب ہر ماہ الاؤنس مل جاتا ہے۔ تو میں ہاتھ اٹھا کر خاں صاحب فرزند علی کے لئے ’’دعا کرتا ہوں‘‘

جیسا کہ ایک مضمون میں میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور میرے والد صاحب پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔ اے میں گہری دوستی تھی اور دونوں ہم عمر اور ہم عصر تھے۔ حضور ان سے بے تکلفی میں مذاق بھی فرما لیا کرتے تھے۔ حضور ہمیشہ والد صاحب کو ’’تم‘‘ کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔ چوہدری محمد علی صاحب نے ایک مضمون میں تحریر کیا تھا کہ ہماری حسرت ہی رہی۔ کہ کبھی حضور ہمیں بھی تم کہہ کر مخاطب ہوں!

ہاں تو حضور نے ابا مرحوم سے فرمایا

’’خالد! تم کالج سے کب فارغ ہو رہے ہو؟ میں تمہیں ناظر مال نہ لگا دوں؟‘‘ ابا بھی ہنس دیتے کہ حضور ان سے مذاق کر رہے ہیں۔ جب معاملہ زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔ تو ابا کو احساس ہوا کہ حضور تو ان کے بارے میں فیصلہ فرما چکے ہیں۔ اس پر ابا نے حضور سے عرض کیا۔ ’’حضور! میں کالج کا پروفیسر ہوں۔ مجھے مالی معاملات کا کیا علم ہے؟‘‘ حضور نے فرمایا ’’نہیں! نہیں! تمہارے والد خان صاحب ایک لمبا عرصہ تک ناظر مال رہے ہیں۔ اور بہت کامیاب ناظر تھے۔ تم بھی انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ناظر ثابت ہو گے۔‘‘ اور حضور کی دعاؤں سے ایسا ہی ہوا۔

والد صاحب کی وفات کے بعد ایک دفعہ میں موجودہ ناظر مال آمد برادرم شیخ مبارک احمد صاحب سے ملنے ان کے دفتر گیا۔ میں نے جب انہیں یہ بتایا کہ میں 33 سال تک والد صاحب سے ملنے اس دفتر میں آتا رہا ہوں۔ تو شیخ صاحب نے بے ساختہ جواب دیا۔ کہ ’’33 سال تو میری کل سروس بھی نہیں ہوئی ہے اور آپ کے والد صاحب نے کالج کی سروس سے 60 سال میں ریٹائرڈ ہو کر 33 سال تک یہاں خدمت کی ہے‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) اور ہمیشہ ان کی دعاؤں کا سایہ ہمارے سر پر رہے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم سہیل احمد قمر صاحب اور بہو مکرمہ ناہید سہیل صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4 مئی 2010ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام قیصرہ سہیل تجویز کیا گیا ہے جو مکرم محمد اقبال صاحب بھٹی مرحوم 126 ر۔ب پہاڑنگ ضلع فیصل آباد کی نواسی اور مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب 245/E.B وہاڑی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ سید سلیم احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر اصغر مکرم سید وسیم احمد شاہ صاحب ولد مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب اور مکرمہ سیدہ ظل ہما صاحبہ بنت مکرم سید ظفر جلیل شاہ صاحب مرحوم آف اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5/اپریل 2010ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام سیدہ مسفرہ ماہم رکھا گیا ہے۔ بچی مکرم سید تصدق حسین شاہ صاحب آف خان خاصہ ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور خادمہ دین بننے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایازاد بھائی مکرم مقبول احمد صاحب گوندل آف بیلجیئم کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 21/اپریل 2010ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام موحد احمد تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل مرحوم آف بھڈال ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر آن اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے اور دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ناظم انصاراللہ ضلع ملتان مکرم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب کی بیٹی مکرمہ فاخرہ صاحبہ کو (جو قریباً 9 ماہ قبل دوران زچگی قومہ میں چلی گئی تھیں) چیف جسٹس آف پاکستان کے حکم پر حکومت پنجاب نے مع والدین چائنا علاج کے لئے بھجوایا ہے، اور وہ بیجنگ سے قریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر شائی مائی زونگ کے انٹرنیشنل ہسپتال بیتھون (Bethune) میں داخل ہے۔ جہاں ابتدائی ٹسٹ کے بعد ماہر ڈاکٹر علاج شروع کریں گے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو معجزانہ شفا عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مہوش انعم باجوہ واقفہ نو بنت مکرم صلاح الدین صاحب باجوہ مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹرک 2009ء میں جنرل گروپ میں 1050 میں 852 نمبر حاصل کر کے میاں محمد صدیق بانی میٹرک انعامی سکالرشپ (دس ہزار روپے نقد اور سند) کی حقدار قرار پائی۔ موصوفہ مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب دارالرحمت غربی کی نواسی اور مکرم میاں غلام رسول صاحب باجوہ مرحوم آف داتا زیدکا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی عزیزہ کیلئے بابرکت کرے اور اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ ندا مریم صاحبہ بنت مکرم صغیر احمد صاحب وصیت نمبر 90366 نے مورخہ 24 مئی 2008ء کو گلستان جوہر کراچی سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے نسبتی بھائی مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کمزوری ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ترکہ مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب)

مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 14/15 دارالیمن برقبہ 1 کنال منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مرزا عبدالوحید صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم
(i) مکرمہ منور جہاں صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ شاہجہاں صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرم مرزا عبدالباسط بیگ صاحب (بیٹا)
(iv) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)

(5) مکرم مرزا عبدالرشید صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم
(i) مکرمہ وحیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم مرزا عبدالغفور بیگ صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم مرزا طارق محمود صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم مرزا احمد محمود صاحب (بیٹا)
(v) مکرم مرزا عبدالشکور بیگ صاحب (بیٹا)
(vi) مکرمہ فوزیہ فاروق صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خلا میں پہلی ''اسکائی لیب''

اسکائی لیب یا خلائی تجربہ گاہ امریکہ کے خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا نے 14 مئی 1973ء میں خلا میں بھیجی تھی۔ 85 ٹن وزنی اس خلائی تجربہ گاہ کی شکل ہالینڈ کی پن چکیوں جیسی تھی۔ یہ ایک قسم کا خلائی سٹیشن تھا۔ اس کا مقصد خلا اور بعید خلا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا اور زمین کے موسمیاتی حالات، زراعت، سمندری رووں، درجہ حرارت اور کرہ ارض کے نیچے چھپے ہوئے مختلف معدنی وقدرتی ذرائع کا کھوج لگانا تھا اس خلائی تجربہ گاہ کا زمین سے رابطہ رکھنے اور خلاء بازوں کو لانے لیجانے کے لئے خلائی شٹل استعمال کئے گئے۔

ناسا نے خلائی تجربہ گاہیں قائم کرنے کا منصوبہ کئی مقاصد کے تحت تیار کیا تھا پہلی بات تو یہ کہ اس خلائی تجربہ گاہ سے پہلے تک خلا اور بالائی فضا کے بارے میں تمام مشاہدات و تجربات زمین ہی سے کئے جاتے تھے لیکن ایسی خلائی تجربہ گاہ میں رہ کر جو خلا میں زمین سے ڈھائی تین سو میل کی دوری پر واقع ہو سیاروں اور خلا کے بارے میں زیادہ بہتر اور مفید تجربات کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس خلائی تجربہ گاہ میں ایک ایسی دوربین بھی نصب تھی جس کی مدد سے سورج اور دوسرے اجرام فلکی کا مشاہدہ کیا گیا۔

اسکائی لیب کا سارا مشن ابتداء میں ٹھیک ٹھاک رہا۔ ناسا کے سائنسدانوں کا پروگرام تھا کہ اس اسکائی لیب کو جتنا ممکن ہو سکے سورج کی تمازت اور شعلوں سے بچایا جائے۔ چنانچہ ابتدائی پروگرام کے مطابق اس کا مدار 283 میل سے کچھ زیادہ ہونا تھا۔ مگر جب اسے خلا میں بھیجا گیا تو یہ مطلوبہ مدار تک نہیں پہنچ سکی۔

اسکائی لیب کا پہلا حادثہ اس وقت پیش آیا جب اس کی حفاظت کرنے والی چھ ہزار پونڈ وزنی تختیاں فروری 1975ء میں بحیرہ کیریبین میں ٹوٹ کر گر گئیں۔ چنانچہ اسکائی لیب کو اپنے مدار پر برقرار رکھنے کے لئے راکٹ بھیجے گئے تاکہ اسکائی لیب 275 میل کے فاصلے سے زیادہ نیچے نہ اتر سکے۔ مگر اب بھی ناسا کے سائنس دان سورج کی تمازت اور سورج کی سطح پر پیدا ہونے والے شعلوں کا صحیح صحیح اندازہ نہ لگا سکے۔ خاص طور سے 1978ء اور 1979ء کے ابتدائی زمانے میں سورج کی سطح پر آتشی بگولوں کے شدید اثرات کی وجہ سے زمینی فضا اور اطراف کے حصے معمول سے زیادہ گرم اور غیر متوازن ہو گئے۔ نتیجتاً اسکائی لیب کا بیرونی ڈھانچہ بری طرح متاثر ہوا اور اس کے نتیجے میں خلائی تجربہ گاہ کا زمین سے فاصلہ کم ہونے لگا اور 11 جولائی 1979ء کو یہ تجربہ گاہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جنوبی بحر ہند میں گر گئی۔

خبریں

18ویں ترمیم کے خلاف درخواستیں،
18رکنی فل کورٹ تشکیل سپریم کورٹ میں اٹھارہویں آئینی ترمیم کے کیس کی سماعت کیلئے 18رکنی فل کورٹ تشکیل دے دی گئی ہے جو کہ 24 مئی سے آئینی درخواستوں کی سماعت شروع کرے گی۔ فل کورٹ کی سربراہی چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کریں گے۔ جبکہ اس میں 16 ریگولر ججوں کے ساتھ ساتھ 2 ایڈ ہاک جج بھی شامل ہیں۔

بجلی 6 فیصد مہنگی کرنے کا اصولی فیصلہ،
تنخواہوں میں اضافہ پر غور وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ ڈاکٹر حفیظ شیخ نے کہا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں 6 فیصد اضافے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے، تاہم ابھی یہ طے نہیں ہوا کہ اضافے کا اطلاق کس ماہ سے ہوگا، سبسڈی نے ملکی معیشت کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافے سے 8 ارب روپے کے اضافی وسائل حاصل ہوں گے۔ مشیر خزانہ نے کہا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کیا جائے گا۔ سول حکومت کے ملازمین کیلئے مہنگائی کے تناظر میں تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کے لئے سوچا جارہا ہے۔

عطاء آباد کی جھیل کی سطح مزید بلند، شاہراہ
قراقرم کا ایک حصہ ڈوب گیا ہنزہ میں عطاء آباد کے مقام پر بننے والی جھیل کی سطح مزید بلند ہوگئی اور شاہراہ قراقرم کا ایک حصہ ڈوب گیا ہے۔ جس کے باعث تحصیل ہیڈ کوارٹر گجال کا علاقہ گلمت زیر آب آ کر جزیرہ بن گیا ہے۔ متاثرہ علاقے کے اڑھائی ہزار افراد محصور ہوگئے، جھیل کی سطح 323 فٹ بلند ہوگئی ہے اور اس کا پانی 21 کلومیٹر تک پھیل گیا ہے۔ جھیل سے پانی کے اخراج سے سیلاب کا خطرہ ہے۔

پاکستان کے ساتھ سول ایٹمی توانائی میں
تعاون پرامن ہے چین نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ اس کا پاکستان کے ساتھ سول نیوکلیئر انرجی میں تعاون درحقیقت انتہائی محفوظ ہے۔ چینی وزارت خارجہ کی خاتون ترجمان جیانگ یو کے حوالے سے ایک ویب سائٹ پر کہا گیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ اس تعاون کا موضوع حفاظتی اقدامات اور بین الاقوامی ایٹمی ایجنسی کی نگرانی سے متعلق ہے۔ یہ تعاون دونوں ملکوں پر لاگو عالمی قوانین کی پابندی کے عین مطابق ہے۔

پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا دوسرا سیمی فائنل
آج ہوگا ٹوئنٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کا دوسرا سیمی فائنل پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان آج 14 مئی کو کھیلا جائے گا۔ پاکستانی ٹیلی ویژن یہ میچ رات ساڑھے آٹھ بجے لائیو نشر کرے گا۔

بروز ہفتہ روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا

❁ ڈاک خانہ میں ہفتہ کی تعطیل کی وجہ سے آئندہ بروز ہفتہ (Saturday) روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ اس کمی کو دوران ہفتہ زائد صفحات کے ذریعہ پورا کیا جائے گا۔ تاہم دفتر روزنامہ الفضل کھلا رہے گا۔ احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(ادارہ)

ولادت

❁ مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی مکرمہ راشدہ منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل حطار ہری پور ہزارہ کو 25 فروری 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سرمد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور سعادت مند ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

21 مئی 2010ء

5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت
5-50 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 am	لقاء مع العرب
7-25 am	تاریخی حقائق
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	ترجمۃ القرآن
9-45 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
10-10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	سرائیکی سروس
2-00 pm	سوال و جواب
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-10 pm	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
7-10 pm	بنگلہ سروس
8-15 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء
10-25 pm	مجلس انصار اللہ یو کے اجتماع
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

22 مئی 2010ء

1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء
3-20 am	شہد کی مکھی
3-55 am	سوال و جواب
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-40 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am	لقاء مع العرب
7-45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
1-15 pm	سوال و جواب
1-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	فرنچ سروس
5-05 pm	تلاوت
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-55 pm	انتخاب سخن Live
6-55 pm	بنگلہ پروگرام
7-55 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ
10-45 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 14 مئی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:59

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

دارالصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ
دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے نزد کوٹھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے
برائے رابطہ ربوہ: 0321-7712480
برائے رابطہ لاہور: 0300-8443234

خزینۃ الشفاء
ہومیو طریقہ علاج انتہائی سادہ عام فہم زبان میں سیکھنے کیلئے کتاب ہذا از حد مفید ہے۔ گھر بیٹھے معمولی رقم سے مختلف بیماریوں کے علاج اور مرض سے بچنے کے طریقے۔
مناسب قیمت عمدہ طباعت
رابطہ: 0333-6707129

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
Mob:0300-7700369
فون دکان 6212837
اقصیٰ روڈ ربوہ

ECL APX ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
UK+جرمنی+کینیڈا+آسٹریلیا+امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کیلئے اب پہلے سے بھی تیز سروس کم ریٹوں پر ست جائیں
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
اقصیٰ روڈ ربوہ بالمقابل بیت بلال
فون: 0476214955، 047-6214956
دفتر GLS: فیصل آباد: 041-2628786
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FD-10